﴾اصلاح عقیدہ اور ویسٹ منسٹر کا اعتراف﴿

گارڈن ایچ کلارک

لکھاری کا نقطہ نظر:

یہ خطاب سب سے پہلے اصلی حالت میں 17 اگست 1955ء میں شمالی کیرولینا کے شہر دی ور میں سنایا گیا۔ یہ پہلی دفعہ خدا کے ہتھوڑے کے دوسرے شمارے میں چھپا۔جس کا عنوان تھا بائبل کے تنقید کرنے والے۔ 95-1987 اگر چہ یہ پچپن سال پہلے لکھا گیا۔ لیکن اس کے مواد کا اطلاق آج بھی کلیساء پر ہے۔ بہت ساری پریس بیٹرین کلیسائیں یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ انہوں نے ویسٹ منسٹر ایمان کا اعتراف کیا اور مذہبی تعلیم کی کتابیں خریدی ہیں۔لیکن اُنکی مجلس عام کے فیصلوں اُنکے گرجا گھروں اور اُنکے اعمال میں اس عقیدے کے انکار وصاف نظر آتے ہیں۔ مثال کے طور پر آرتھوڈاکس پریسبٹرین چرچ کی جنرل اسمبلی میں فیصلہ کیا گیا کہ وہ جان کیڈ کو بدمتی قرار دے گی ۔اس کے بعد کہ فیلڈ ڈیلف اُسے ایمان اور اعمال کے باہمی تضاد کو مجرم ٹھہرائے مزید اس کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق جو تخلیق کے بارے میں تھی 2004ء کی جنرل اسمبلی کو پیش ہوئی تو اس پر مختلف قسم کے بیانات کئے گئے جو تکوین کے مطابق قدرت اور تخلیق مختلف دنوں کی مختلف مدت تھی اور ساری باتوں کو ہم ادبی اور تاریخی تفریحات کے زمرے میں لے آتے ہیں۔ چنانچہ تخلیق کے دنوں کے تضاد کو ہم اسی نئے آرتھوڈاکس یا پریسبٹرین چرچ کے حصے میں ڈال سکتے ہیں۔ہم شمال مغربی پیریسبٹرین چرچ اور بائبل پیریسبٹرین چرچ کے عالمی اور اسکی حال ہی میں دی گئی رپورٹ جس میں ایلڈر جان کیڈ کو بدمت کے الزامات کی صورت میں تخت سے اتارنے کی بات کی گئی ہے کسی گواہی دی گئی ہے اور بہت ہی ماضی قریب میں لکھی گئی شمالی مغربی پیریسبٹری امریکی چرچ اور اسکے فیصلے جس میں وفاقی خواب دیکھنے والے پیر لیٹ ہارٹ اور اُسکے اعراضات کے پی این ڈبلیو کمیٹی ڈاکٹر لیٹ ہارٹ کے خیالات کا جائزہ نہیں لیتی۔ کیا ویسٹ منسٹر کے آداب اور معیاروں ایسی تمام کلیساء میں اپنا آئین مانتی ہیں۔یا صرف زبانی کلامی کلام کرتیں ہیں۔جنوبی پیریسبٹرین جنرل کے ذریعے مجھے یہ اعزاز ملا ہے کہ

میں ایسی مسیح کی ہوئی اور قابل احترام کلیساء کے بارے میں بات کرسکوں ۔جس کا عنوان ہے اصلاح عقیدہ اور ویسٹ منسٹر کے اعتراف ،اس عنوان کی تشریح ایسے نہیں کی جانی چاہیے کہ جس سے اعتراف کے بتیس سبقوں کا حوالہ ملے جنکے مزید بہت سارے نقات ہیں اور نہ ہی ویسٹ منسٹر اسمبلی کے تاریخی سیاق وسباق کو ظاہر کرنا ہے اور پھر اسکے عقیدے میں کردار کو واضح کرنا ہے ۔اس کے برعکس میری خواہش ہے کہ میں ویسٹ منسٹر کے اعتراف کو جو موجودہ ڈاکومنٹ سے ایک ایسا لکھا ہوا مواد یا مراثلہ جس کو پاسٹر صاحبان اور کلیسائیں اپنی پالیسی بیان کرتے ہوئے اور اپنی موجودگی کے احساس کی وجہ بتاتی ہے خریدتی ہیں ۔یہ ایک ایسا تحریری مسودہ ہے جو بائبل مقدس کی وسعت کو دوسری ہر قسم کی سوچ اور عقیدے سے فرق کرتی ہے اس کے علاوہ میں امید کرتا ہوں کہ اسکے تمام حصوں کو مختصراً موجودہ حالات کے مطابق بیان کر سکوں ۔اس مقصد کے لیے اس سودے کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔سبق نمبر 1 اور باقی تمام (سبق نمبر 1 میں) پہلے باب میں ویسٹ منسٹر اعتراف اس بات پر زور دیتا ہے کہ کلام مقدس پرانا اور نیا عہدنامہ دونوں ہی خدا کا کلام ہے جو لکھا ہوا ہے ۔اس کی 66 کتابیں خدا کی طرف سے الہامی ہیں ۔اس کی حاکمیت روح پاک کے پاس ہے اور سارا اختیار جس کی وجہ سے بائبل مقدس کو الہامی مانا جائے خود خدا ہے ۔ ان ساری پاک کتابوں میں خدا کی ساری نصیحت انسان کی نجات کے لیے ہے ۔جو یا تو اظہار کے ذریعے بیان کر دی گئی ہے یا پھر اچھے یا ضروری نتائج سے کی آیات سے اخز کئے جا سکتے ہیں ۔ پہلے باب کا خاتمہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ سب سے بڑا مصنف کہ جس کے ذریعے تمام عقیدوں اور آدمیوں کے تمام کاموں کا جائزہ لیا جا سکتا ہے اور جس کی پناہ میں ہم آرام کر سکتے ہیں ۔وہ کلامِ مقدس میں بولنے والا روح القدس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ۔ایک دن میں وائی منگ کے مقام پر پہاڑوں کے درمیان چھوٹی سے ندی کے پاس کھڑا تھا ۔وہاں سے گرنے والا پانی ایک طرف سخت چٹانوں سے اُوٹا اور امیری زونا کے صحراؤں کی طرف جا رہا تھا اور دوسرے کونے میں یہ وسطی مغرب کے ذرخیز میدانوں کی طرف اور میں عظیم براعظم کی تقسیم پر کھڑا تھا ۔علامتی طور پر پہلا باب ایک براعظمی تقسیم ہے اگر چہ خدا کا لکھا کلمہ تمام زمانوں میں خالص دل کو دینے والا عقیدہ ہے اور بیسویں صدی دیکھاتی ہے کہ یہ باب دو قسم کے مذاہب کے درمیان تقسیم کرتا ہے ۔

یا فلسفہ کی دو اقسام کی درخواست پیش کرتا ہے۔شاید یہ آسان کہنا ہوگا کہ بائبل مقدس کو خدا کے الہامی کلام کے مطابق قبول کیا جائے تو میں مذہب ہر قسم کے خیالات سے پاک ہو جاتا ہے۔محدود ہونے کے لیے اور اپنی زیادہ ذمہ داریاں قبول کرنے کے لیے آیئے وہ موجودہ نقطہ نظر سے جنہوں نے ہمارے اعتراف کے متعلق ملتی جلتی فلاسفی کی ہے ان کا جائزہ لیں۔

۱۔ مجرد یا خدا سے دور:

ان دونوں میں سے پہلی یا ظاہری طور پر نیز مسیحی تحریک عام طور پر علم فطرت،علم دُنیا یا علم انسانیت سے پکارا جاتا ہے۔یہ نام اصل میں اُس عقیدے کے نئے نام ہیں جسے ماضی میں خدا سے دوری یا خدا کے انکار کا علم کہا جاتا تھا۔اس ملاقات کا مقصد یہ نہیں کہ ہم خدا سے انکار سے بحث شروع کر دیں۔یا پھر الہام کو علم فطرت کے ذریعے ایک فلسفی ترقی سمجھیں اور کلیساء اس کا انکار کرے۔اور اگر کوئی کلیساء اپنے اردگرد علم انسانیت سے آنکھیں بند کر لیتی ہے تو وہ حقیقت سے انکار کر رہی ہے اور اعتراف کے پہلے سبق کی مخالفت کر رہی ہے۔

بدقسمتی سے اختصار کی ضرورت ہے اس لیے اشتراکیت کا کوئی بھی حوالہ دیئے بغیر خدا سے انکار کی جدید ترین قسم جس کا ہم بعض سیاسی اور تعلیمی واقعات جو امریکی معاشرے میں ہوئے بیان کرنے کی کوشش کریں گے۔حال ہی میں سرکاری اور عوامی زندگی میں مسیحیت کی مخالفت کی تحریک شروع ہوتی ہے۔نیشنل ایسوسی ایشن مبشران انجیل کی رپورٹ کے مطابق ایک بچوں کو لے پالک بینے والی تنظیم ایک مہری جس پہ لکھا ہے نفسیاتی طور پر انفٹ بنائی ہے جسے وہ بالکل ہوشیار یا جاگتے ہوئے مئر یا نیوی کے فارم پر لکھا ہے۔نیوی کا پادری صاحب ایسی کئی کامیاب مثالیں پیش کرتا ہے جس میں سرگرم مسیحی نوجوانوں کو نفسیاتی بتایا گیا ہے۔ایک اور عوامی محکمہ جس میں انڈیانہ پولیس شہر میں مسیحی نوجوانوں کو جو پارک میں کھیلنے جاتے ہیں داخلے پر پابندی لگا دی ہے اگر وہ کوی مسیحی گیت گائیں یا وہ کھانے پہلے برکت کی دعا کریں۔باقی تمام اپنا گروپ کے مطابق اپنے پروگرام کا مسیحی ہدایت کے مطابق انکار کا جواز بنتا ہے۔علم انسانیت کا لائحہ عمل یہ ہے کہ وہ بچوں کی اس حد تک تعلیم اور روقت پر توجہ کر لیں کہ اُن کو بائبل مقدس سُننے کا وقت ہی نہ ملے اور عوامی سکولوں میں نصاب کے اندر دنیاوی علم کو

بڑھایا جانا لازمی قرار دے اور وہ والدین جو بچوں کو دنیاوی تعلیم کی مخالفت کریں اور مسیحی تعلیم کا مطالبہ کریں انہیں غیر جمہوری تقسیم کرنے والے اور غیر سماجی کہا جائے ۔اس طرح کے واقعات ہوا میں اُڑنے والے تنکے کی طرح ہیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ کس طرح علم انسانیت کی مدد سے مذہب پر پابندیاں لگاتے ہیں ۔ان سارے مخصوص واقعات کے پیچھے قدرت کا فلسفہ ہے جس میں سکھایا جاتا ہے میرا مطلب ہے کہ مجھے شامل کیا جائے اس میں بہت ساری امریکی جامعات اور کالجز شامل ہیں ۔یہ بھی نہ سوچا جائے کہ بہت سارے پروفیسر اکٹھے ہوکر عارضی اور مختلف قسم کے خیالات رکھتے ہیں ۔دنیاوی علم سٹوڈنٹ پر لازمی ٹھونس دیا گیا ہے مثال کے طور پر میلا ڈالیس رپورٹ جو روز ویلٹ کالج میں پروفیسر ہے شاکگو کلاس روم کے فلسفے میں یہ کہتا ہے ۔اسے جے ایچ میلور نے ہمارے لیے لکھا ہے ۔ہمارا نصاب آزاد تحریروں پر بنا ہے اور قائم ہے ۔ہم نے آزاد خیالی کو فرق والے یا بغیر جنس والی معاملات کو باہمی کیفومن نہیں کرنا ہے ۔بلکہ ہم نے اس مقصد کے لیے اپنا نصاب مرتب کیا ہے ۔کہ ہمارے طلبہ سائنسی رویہ آزاد اور دنیاوی اخلاقیات جمہوری آزادی اور برابری کے اصولوں کو قبول کرئے اور پیپر ختم ہونے کے بعد بچہ اس قابل ہو کہ وہ کہہ سکے کہ ہم جمہوریت سائنس اور موجودہ رسم ورواج کے مطابق جی رہے ہیں ۔دنیاوی علم تحریری طور حکم نے اس بات کو یقینی بنا دیا ہے ۔کہ دو طرح کی جامعیات ہیں ۔جو ایک بنیاد پرست مسیحی ایمان کے خیال کے مطابق علم انسانیت میں منطق کا علم نہیں جانتے ۔وہ کلیساء اور ریاست کے باہمی فرق کو اصول بنا کر عوامی تعلیمی سہولیات کا فائدہ اُٹھا کر بچوں کو مصروف بنا دیتے ہیں ۔امریکی سرکاری آزادی والی کمیٹیاں یا یونین ایسی باتوں کے خلاف عدالت میں جائے گی ۔لیکن میں انہیں کبھی یہ کرتے ہوئے کبھی نہیں سُنا کہ وہ ٹیکس کے پیسوں کو غیر مسیحی ہدایت کے لیے استعمال کرئے انہوں نے کبھی بھی کسی جامع کو دنیاداری کا علم پڑھانے پر عدالت میں مقدمہ نہیں کیا ۔وہ اشتراکیت کے باہمی ہیں ۔وہ طنز و مزاح کی لکھی ہوئی کتابوں کی حمایت کریں گے ۔لیکن کیا کبھی انہوں نے مذہبی آزادی کی حمایت کی ہے یا پھر کبھی انہوں نے علم انسانیت کے خلاف ٹیکس سے چلنے والے اداروں کی مخالفت کی ہے ۔قائم رہنا اُنکی اصلاحات میں سے نہیں ہے ۔

علم انسانیت کے خلاف مسیحی مخالفت سیاسی طور پر اور بے فائدہ فلسفے کے طور پر سامنے آئی ہے ۔عادی اور میکان کی دنیا پر اعتراض

کرنے کی صورت میں مسیحی بعض اوقات علیحدہ حثیت رکھتے ہیں جن کا دنیا کی تعلیم پر کوئی شر کا نتیجہ نہیں ۔ بدقسمتی سے یہ صحیح نہیں ۔ دنیا میں بہت زیادہ لوگ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ جب تک مسیحی مفکرین صورت حال سے واقف نہیں تب تک بہتری کی اُمید نہیں کی جا سکتی ۔ نہ تو ہر پادری نہ ہر کلیساء (نئے آرتھوڈاکس یا راسخ عقیدہ گروہ)

اس مضمون کے شروع میں میں نے آپ سے کہا تھا ۔ کہ اعتراف کے پہلے بات میں الہامی یا خدائی الہام ایک عظیم تقسیم ہے دو خیالات کے درمیان اس تقسیم کے ایک طرف علم فطرت، دنیاوی علم اور علم انسان ہیں لیکن یہ اکیلے نہیں ہیں اور اس طرف ایک اور تقسیم ہے ۔ اور یہ نظام زور دیتا ہے اور بہت شدت سے زور دیتا ہے خدا کی موجودگی پر کم از کم کسی قسم کا خدا یا اگر ہم الہام کی بات کریں یا اگر یہ کہیں کہ خدا الہام کے متعلق کیا کہتا ہے تو اعتراف کے پہلے باب کے بالکل اُلٹ ہو جائے گا اور وہ اس کی مدد کرنے کے لیے تیار نہیں ہو گا ۔ اسے سب سے زیادہ دھوکا دینے والا دشمن سمجھے گا اور میں اُسکا حوالہ دوں گا جسے ہم آرتھوڈاکسی یا راسخ عقیدہ گروہ کہتے ہیں ۔ اس عقیدے کا پانی ڈنمارک کا رہائشی اور ایک مفکر شورن کر کے گارڈ ہے ۔

اُس نے اپنے ڈوب جانے والے دماغ کے ساتھ دیکھا کہ ہیکل کا قادر مطلق اسرائیل کا خدا ابراہیم کا خدا اور یعقوب کا خدا نہیں ہے ۔ اپنے جذبات سے بھر پور فطرت کے ساتھ اُس نے کلیسائی فارمل ازم کے ساتھ بغاوت کی ۔ لورتھر کا ریاستی مذہب ختم ہو گیا ہے ۔ اور بعض اُسے تو مردہ راسخ و عقیدہ کہیں گے ۔ لیکن لڈوگ فیورباک جو کر کے گارڈ کا ہم عصر ہے اُس نے اسے مردہ آرتھوڈاکسی نہیں بلکہ ایک زندہ منافقت کیا ۔ جو لوگ اتوار والے دن گرجا گھر جاتے ہیں اور جسے نہیں جانتے اُس کی تعریف کرتے ہیں ہونٹوں کے ذریعے وہ آرتھوڈاکس نہیں بلکہ دل کے کافر ہیں اور کتنے خالی خالی وہ رہ گئے ہیں ۔ اس طرح کی مردہ بیماریوں کے خلاف کے گارڈ نے جذباتی اور شخصی فیصلوں کے ذریعے اپنے آپ کو دکھایا ہے ۔ مخزج کو کھاتے ہوئے اُس نے یہ فائدہ اُٹھانے والے علم انسانیت کے ذرائع ہیں صرف کوئی معمولی صورت حال میں ہی ایک پادری صاحب علم قدرت کے پروفیسر صاحبان کے لکھاریوں سے شخصی طور پر بات چیت کو سکتا ہے اور شاید کبھی

کبھارکوئی تحریری جواب دے دے۔بعض ایسی گرجاگھرہیں جوجامعات کے قصبوں میں آباد ہیں اورجن میں طالب علموں کوکام کرنے کے واقع ملتے ہیں اوریہ بھی اُمید کی جاتی ہے کہ اُن کے پاس ایسے ذرائع بھی ہیں جواثر کرتے ہیں۔ہم میں سے ہرکسی کواپنے ممکنات کا مطالعہ کرنا چاہیے۔بہت بدقسمتی سے یا خودغرضی سے کبھی کبھارہم کسی دُکھ کاباعث بن جائیں گے۔اوریونیورسٹی شہرمیں صرف ایک پروفیسرتھا جو طالب علموں کے ساتھ کام کرنا چاہتا تھااوروہاں پر طالب علموں کاایک گروپ بھی تھا جواُنکی مدد کرنا چاہتا تھا۔صورت حال بہت عمدہ تھی لیکن صرف ایک وجہ سے مسیحی جماعت اسکوبطورشہری مقام کے نہ لے سکی اورپادری صاحب نے اعتراض کیا کہ لوگ اُسے ٹائم نہیں دیتے اور مجبوراًاستعفیٰ دے دیا۔ایسی تمام کلیساؤں اورپاسٹرصاحبان کوسلام پیش کرتے ہیں جواس طرح کی صورت حال کوسنجیدگی سے لیتے ہیں۔اور ایسے تمام کالجز جوصرف نام کے نہیں بلکہ عملی زندگی میں مسیحی ہیں سلام ہواورایسے مسیحی سکولوں کوبھی سلام جہاں پرخدا کوبھلایا نہیں جاتا یا غیر ضروری سمجھ کرہٹایا نہیں جاتا مسیحی سیکنڈری یاپرائمری سکولوں میں مسیحی تعلیم اپنا ہی ایک ذمہ داری ہے جومیں آپ سے تقاضا کرتا ہوں لیکن وقت اورمضمون مجھے ایسا کرنے سے روک رہے ہیں۔

منافقت کا پرچارکیا۔اوراُسے پہلی صدی کے مقدس مسیحیوں کواُنیسویں صدی کے رہنے والے یورپ کے ساتھ رہنے والے مسیحیوں کے ساتھ موازانہ کیا ہے۔جذبات کوزیادہ ابھارااورذہانت کوکم،زیادہ دکھاورکم راحت زیادہ شخصی نظریات اورکم معروفی خیالات، بے شک کرکے گارڈ کلیساءکواس طرح دیکھنے میں حق بجانب تھا بہت زیادہ کافراور بہت زیادہ ہیگل کے فلسفے کا ماننے والاتھا اورکوئی بھی شخص ذاتی فیصلے اورکفرانہ فیل کی ضرورت کوجھٹلانہیں سکتا۔کرکے گارڈاوراُس کے تمام کھلاڑی خدااورالہام کے متعلق جوہم سے بات کرتے ہیں۔ وہ بالکل مناسب نہیں۔کرکے گارڈنے خودکہا یسوع نے کوئی عقیدہ پیش نہیں کیا اُس نے عمل کیا اوراُس کاعمل کرنا بالکل سچ ہے یسوع نے یہ صرف سکھایا نہیں بلکہ اُس نے آدمیوں کونجات دی۔یہ سچ ہے کہ یسوع نے اپنے منتخب لوگوں کونجات دی۔اوریہ بھی سچ ہے اُس نے عمل کیا اوریہ بھی سچ ہے کہ اُسکا عقیدہ پڑھانا نہیں تھا لیکن یہ سچ نہیں ہے کہ یسوع نے کوئی عقیدہ نہیں دیا۔کرکے گارڈنے ایک کتاب لکھی یا یہ وہ اور

اس می اُس نے اس اصول کی شق بھی کی لیکن ایک مثبت اصول یہ بھی ہے کہ فقرے میں دونوں ڈیش اور کے کے الفاظ استعمال ہو نگے مثال کے طور پر یسوع نے دونوں طریقوں سے پڑھایا اور عمل بھی کیا اور مزید یسوع نے اپنے شاگردوں کو سکھایا کہ وہ دوسروں کو سکھائیں رومیوں اور کرنتھیوں میں مثالیں موجود ہیں ۔ کیونکہ کر کے گارڈ نے ہمیں مناسب ہونے کے متعلق کچھ معلومات نہیں دی اور وہ اپنا سارا زاور مناسب ہونے پر لگا تا ہے ۔اس سے کوئی فرق نہیں ۔ پڑھنا ہے کہ ہم خدا اور بت کی پوجا کریں ۔ اور پٹے منشور دلکش کر دینے والے انداز میں کر کے گارڈ دو آدمیوں کے متعلق بتاتا ہے ایک لوتھر کی کلیساء اور خدا کے متعلق روح رکھنے والا انسان لیکن وہ دعا غلط طریقے سے کرتا ہے کیونکہ حقیقت میں وہ ایک بت کی پوجا کرتا ہے ۔ وہ سچا انسان ہے کیونکہ وہ سچے دل سے پوجا کرتا ہے وہ سچا انسان ہے کیونہ وہ سچے دل سے پوجا کرتا ہے ۔ اور یہاں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کر کے گارڈ اس اُصول پر عمل کرتا ہے ۔ پالے یہاور یا وہ دونوں اوروالے اصول پر عمل پیش کرتا دونوں یعنی لوتھر کی کلیساء کا مخبر جو غلط روح سے دعا کرتا ہے اور ایک بت پرست جو سچے دل سے دعا کرتا ہے خدا کے نزدیک دونوں نا قابل قبول ہیں کیونکہ صرف ایک بت پرست جو شدید جذبات کے ساتھ دعا کرتا ہے ۔ یہ ثابت نہیں کرتا کہ وہ سچے خدا کی عبادت کرتا ہے ۔ لیکن کر کے گارڈ کے لیے تو سچائی باطنی ہے اُسکا باہر سے کیا واسطہ انسان جس کی مرضی پوجا کرئے کوئی فرق نہیں پڑھتا یہ اُنکے جذبات ہیں جنکا ذکر کرنا ضروری ہے ایک انفرادی معروضی غیر یقینی صورت حال کر کے گارڈ کہتے ہیں وہ ہمیں بہتر مناسب ماحول رکھنے والے جذبات اور باطنی خیالات میں چُھپی سچائی ہے ۔

ایک شخص کے لیے شخصی آزادی اور شخصی وجود کے لیے عظیم ترین ہے ۔ اگر صرف تعلقات میں کیسے ہی وجہ ہی سچائی تب وہ شخص سچا ہے اگر چہ وہ غلط بھی ہو ۔ تا ہم اس سارے فلسفے میں خاص ترین موجودہ فلسفہ پروٹسٹیٹ عقیدہ ہے یہ سب سے غالب ہے ۔ نئے آرتھوڈاکس والے پاسٹر صاحبان خدا اور الہام کے متعلق بات کر سکتے ہیں ۔

لیکن خدا کا شخصی تصور اور انفرادی الہام جو ویسٹ منسٹر اعتراف کے متعلق ہے وہ اُن کے دماغ میں کبھی نہیں آسکتا وہ بعض نہیں کر

سکتے کہ بائبل سچ بولتی ہے۔مثال کےطور پرای مول ہیر جس نے اپنی کتابوں کے ذریعےاوراپنی یکطرفہ مقبولیت کی وجہ سے پریسٹر میں مقبولیت حاصل کرلی ہے۔اے مل ہونیر جوکہ امریکہ کی پریسٹرالہایاتی سیمنری میں بہت مقبول ہوگیا ہے اُسے اعتراف کی کتاب سے نکال دیا گیا ہے۔کیونکہ اُس کے مطابق نہ توبائبل کے الفاظ اور نہ بائبل کے تصورات سچے ہیں۔اُس کا قول ہے۔

تمام الفاظ صرف تصوراتی اہمیت رکھتے ہیں۔

نہ صرف زبان والے تصورات بلکہ حتیٰ کہ تصوراتی مواد بھی اپنے آپ میں ایسی چیز نہیں ہے۔اور نہ ہی اسکا خیال لب ولہجہ قابل و قبول ہے۔کچھ صفات کے بعد وہ پھر کہتا ہے کہ خدا تو انسان کو غلط عقیدے کے ذریعے بھی اپنی تعلیم سیکھا سکتا ہے۔خدا تو جھوٹ اور غیر سچائی میں اپنے آپ کو ظاہر کرسکتا ہے۔تو پھر کیسا الہام،اس قسم کی تھیالوجی تو ہیگل کا غیر ذہنی فلسفہ ہے جس کے مطابق خدا اور مرد قادر مطلق اس ساری کائنات کا متحدہ مجموعہ ہے۔ہیگل کے مطابق اگر دنیا نہ ہوتی تو خدا نہ ہوتا۔کرکے گارڈ بورنر اور دوسرے ساتھی قابل پہنچ خدا کا مطالبہ کرتے ہیں وہ یا تو بہت بڑے ہوں یا پہنچ والا ہوں لیکن دونوں نہیں۔لیکن وہ خدا کی پہنچ کے ذریعے اس بات پر زور دیتے ہیں۔اور اپنی خود ساختہ پاکیزگی کے ذریعے ابدی جذبات کو پیش کرکے مسیحیوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں جو جرمن تھیالوجی کے متعلق بہت کم جانتے ہیں۔مثال کے طور پر وہ بائبل کا حوالہ بھی دے سکتے ہیں لیکن یہ غلط ہے مگر الہامی ہے۔وہ خدا کو آسمان پر یا آدمیوں سے اوپر ظاہر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے خیالات اور آدمیوں کے خیالات فرق ہیں اور خدا کے خیالات اتنے بلند ہیں کہ وہ ہمارے فانی ذہنوں میں کبھی نہیں آسکتے اور کبھی بھی ایسا واقعہ نہیں ہوگا کہ ہمارے خیالات خدا کے خیالات ذریعے مل نہیں سکتے۔

ایک کیلون ایزم کا باہمی ممبر اس کو عقل کے ساتھ سوچنے کی کوشش کرتا ہے وہ انسانی سوچ کو الہامی الہام کے ساتھ موازانہ کرکے خراب کردیتے ہیں خدا ہمیشہ دوسرا شخص ہے وہ ہمارے خیالات میں نہیں آسکتا۔ایک کلیسائی عبادت میں،میں نے سُنا ایک پاسٹر کہہ رہا تھا انسان کا دماغ کبھی سچائی پا ہی نہیں سکتا۔اور پچھلے سال یورپ میں ایک پروفیسر سے ملا جس نے کہا کہ ہم کبھی بھی سچ کو نہیں پا سکتے۔میں نے

اُسے لکھا ہوا جملہ دکھایا جس میں یہ لکھا تھا پھر میں نے سوال کیا۔ کیا یہ جملہ ابدی سچ ہے آپ نہیں دیکھتے کہ انسانی دماغ کوئی سچ نہیں رکھتا۔

کیا آپ یہ نہیں سوچتے کہ انسانی دماغ میں اگر سچ نہیں ہے تو سچ پھر کیسے سچ ہو سکتا ہے۔ اگر ہم یہ نہیں جانتے کہ کچھ چیز نہیں ہے تو پھر کچھ چیز نہیں کیا ہوتی ہے یہ بھی ہم نہیں جانتے اور اگر خدا یا ہمارے دماغ کے دوران کوئی نقطہ ملاقات نہیں ہے تو اسکا مطلب یہ ہو کہ خدا کا علم سارا ہے اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں۔ اس طرح کی سوالیہ سوچ کے بغیر ہم ساتھ ہم حیران ہوئے نہیں رہ سکتے۔ کہ انکار مذہب صرف جذبات ہے اور کچھ بھی نہیں۔ بدقسمتی سے سوال والا علم خصوصی طور پر جب اس طرح کی تعلیمی محفلوں میں عمل کرتا ہے تو اس طرح کی کوئی بھی جذباتی اور بشارتی روح جذبات نہیں پاتی لیکن ایک شخص کو یہ محسوس کر لینا چاہیے۔

ایک شریفانہ اور غیر فطری سوال یا سوالیہ سوچ کافی ہے انجیل کو مہلت دینے کے لیے۔ مسیحت کی طرف سے جواب دینے کے لیے ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ دوسری طرف کا فلسفہ سچ ہے اور ہم یہ بھی اُسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ جو ہم جانتے ہیں وہ سچ نہیں ہے۔

انجیل کا مقصد مثبت جواب ہے اور اگر چہ اسے عقیدے کے طور پر ٹھکرا بھی دیا جائے یا خاموشی اختیار کر لیا جائے تو تھوڑا فرق پڑتا ہے۔ اس سے بڑھ کر بدقسمت سوالیہ نیا آرتھوڈاکسی خاص طور باطنی فرق ساری اندرونی ہے وہ آدمی جو کرکے گارڈ اور برونل کے فلسفے پر عمل کرتے ہیں وہ خدا اور الہام جیسے الفاظ کی بات نہیں کرتے بلکہ گناہ اور معافی کا ذکر بھی کرتے ہیں اُن میں کچھ لوگ برداشت کرنے والے اچھے واعظ بھی کر سکتے ہیں۔ راستبازی کے مضمون پر یہ سادہ ذہن رکھنے والے مومنین کو دھوکا دیتی ہے۔ جب لوگ اس سے ملتے جلتے الفاظ سنتے ہیں وہ فطری طور پر یہ سوچ لیتے ہیں کہ ایسے الفاظ سے کیا مُراد ہے۔

لیکن وہ یہ سوچنے سے قاصر ہیں۔ کہ نئے آرتھوڈاکس عقیدے والوں کے پاس نہ تو الفاظ اور نہ ہی سچائی پر جانے کے لیے قابل قدر ریچ ہے۔ اگر چہ واعظ آدم اور اُس کے گناہ پر ہو لیکن اس گروہ سے تعلق رکھنے والا خادم اسے تخلیقی معنوں میں لے گا۔ آدم ایک افسانہ ہے

۔جس کے ذریعے ہم لافانی احساس کے ساتھ جڑے ہیں ۔اگر چہ یہ بھی توقع کی جاتی ہے اور یہ بھی سمت نہیں باندھتا کہ صحیح سوچنے والے لوگ اس باتوں سے دھوکا کھا جاتے ہیں ایون سٹون کی عالمی کونسل کی میٹنگ کے موقع پر یورپ کے ماہرین الہیات نے یسوع کی مکاشفائی آمد کے نظریے کی تصدیق کی ۔اس کے برعکس امریکی ماہر الہیات نے مستقبل نے سماجی گورنمنٹ یا حکومت کی حمایت کی ۔ اُنکے نزدیک مکاشفائی لقب بڑا تازہ کردینے والا تھا ۔لیکن یہ بڑا غلط بتایا گیا ۔خاص طور پر اُن لوگوں کے لیے جنہوں نے پچھلی صدی کی جرمن سوچ کو نہیں پڑھا انہوں نے بائبل مقدس کی سوچ پر واپسی کو مبارکباد کہا۔اس طرح کی تصوراتی اور بشارتی تصورات نے مکمل طور پر دھوکہ دے دیا ہے اور اس طرح سے شیطانی بندوں سے باخبر رہنے کی ضرورت ہے لیکن اگر بدقسمتی سے دھوکہ کھالیا جائے تو دھوکہ دینے والے کون ہو سکتے ہیں جب سے آرایمس نے بائبل مقدس کی زبان ایتھانایس کی دلیلوں سے بچایا غیرمومنین نے کلیساء میں بائبل کے الفاظ کا بھیس بدل کر اس میں الفاظ کو چھپالیا ہے اور ویسٹ نیئر کی غدائی پالیسی سے کتنا مختلف ہے اور انہوں نے اپنی کوئی کوشش نہیں بچاتی ۔جس سے وہ اپنی باتوں کو واضح اور عینہ زمانی اور اپنے آپکو ایماندار ثابت کریں ۔انکا دھوکہ دینا نہیں ۔ بلکہ واضح اور بیان کرنا ہے ۔اور انہوں نے اپنے الفاظ کو بڑی احتیاط سے بیان کیا ہے کہ یہ تو ناممکن ہو گیا ہے۔ کہ ایک عام ذہن والا بھی کوئی غلطی کرئے ۔نا صرف ذہنی مواد سامنے لایا گیا بلکہ ذہانت اور احتیاط کے ساتھ جو الفاظ انہوں نے چھے انہیں بھی سیدھا بنا دیا گیا ۔اصلاحات کرنے والے اور انکے جانشین میں ایماندار تھے لیکن کلیساء کے موجود سربراہ پال نہیں ہیں وہ اپنی مخصوصیت کے وقت ویسٹ منسٹر کے متعلق عہد بندی کرتے ہیں لیکن وہ اس کی سچائی کے متعلق ایمان نہیں رکھتے ۔ پلیٹ پر گمراہ کرنے والے ہیں اور نیچے بیٹھے لوگوں کے لیے کتنے افسوس کی بات ہے ۔اور کتنے افسوس کی بات ہے پاسٹر صاحبان کی مرحوم جیسے گیرش یام ماجن ایک ایماندار اور ذہین عالم تھا ۔ 1925ء میں اُس نے ایک پوری کتاب لکھی جس کا عنوان تھا کہ ایمان کیا ہے۔ اگرچہ وہ اُس وقت نیے آرتھوڈاکسی فرقے کو نہیں جانتا تھا۔لیکن اپنے پہلے ہی باب میں اُس نے سوالیہ علم اور غیر ذہانت والے رویے پر خاصا زور دیا ہے/حملہ کیا ہے؟

اُس نے سچائی اور بائبل کی مرضی کی سچائی اور ذہانت کی حاکمیت کو بہت اہمیت دی ہے۔آج تیس سالوں بعد اس کتاب کو دوبارہ پڑھا جائے اور نئے آرتھوڈاکس کے لیے کہ وہ غیر ذہانت والے کو پرانے مارون ایزم یا جدیدیت پر ترجیح دے۔

اور اگر سوا ایسے علم ہی قائم دائم رہتا ہے اور اگر کچھ سچ نہیں کوئی انجیل کوئی بھی انسان نہیں سمجھ سکتا تو ہمیں بت پرستوں کی طرح بتوں کی پوجا کرنی چاہیے۔

آرمینی ایزم اور کیلون ایزم:

براعظمی تقسیم کی دوسری طرف پانی دوسری سمت رہتا ہے۔ایری زونا کی صحرا کی بجائے مِسی سپی وادی کے گندم اور مکئی ہمارے ذہن میں آتے ہیں یہاں ہمارے پاس زندگی اور مٹی کے پھل ہیں تاہم ساری مٹی نہیں اور مشرق کے سارے دریا برابر ہو کر پھل نہیں دیتے۔کیا ہمارے پاس آج وقت ہے جس میں ممکن ہوتا کہ دونوں دریاؤں کے متعلق تفصیلاً بات کرتے۔لیکن جتنا کچھ بھی ہے کہ صرف اشارہ ہی دیا جا سکے۔ایک ندی ہے جو کلام مقدس کی طرح قبول کر کے بطور واحد اور ایمان کا غلطیوں سے پاک سچائی اور عمل کے لیے بھی مفید ایسا اعتراف کے باقی 32 اسباق کو بھی قبول نہیں کرتی۔اگر چہ اسے باقی سبق قبول ہیں۔

اور اسے وسیع نظری میں بشارتی کیا جا سکتا ہے لیکن یہ بات تین یا چار کو رد کر دیتی ہے۔جو بالکل کیلون کے نظریات ہیں ندی کا پانی بھی اسی سمت بہتا ہے اور ہم خوش ہوتے ہیں کہ وہ آسمانی سمندر کی طرف جا رہا ہے لیکن وہ ایسے پتھریلے علاقوں سے بھی گزرتا ہے جہاں پر بہت نبادات میں اور بعض اوقات وہ ایسے گڑھوں سے بھی گزرتا ہے جہاں پر نبادات بہت گھنی ہے لیکن فضول اور غیر صحت بخش ہے۔یہ ندی پہاڑی رستہ میں ایمان اور توبہ کے متعلق ٹھامیس ماتی ہے۔یہ ایمان کی وجہ ہے جس میں نتیجہ دوبارہ آتا ہے۔اور یہ مطالبہ کرتی ہے کہ اس کے گڑھے جس میں آزاد مرضی یا تو رکاوٹ بن سکتی ہے یا خدا کی قادر مطلق قوت کا اثر بن جاتی ہے۔اور ساری باتوں کا حاصل یہ ہے کہ اس کی غیر متزل کوششیں یا بہاؤ اسے علم انسانیت کا آسان شکار بنا دیتی ہے یہ الہام کے بیان نہیں کر سکتی۔کیونکہ اس نے الہام کی بات کو غلط سمجھا

ہے دوسری طرف بہنے والا دریا کو جوکتی اور صحت مند مویشیوں کی زمینوں سے گزرتا ہے اُسے اصلاحات کرنے والے عظیم مفکرین کے عقیدوں سے تشبیہہ دینی چاہیے ۔ان آدمیوں اور انکے شاگردوں نے گذشتہ صدی میں عقیدے کے نظام کو پڑھا اور رکھ دیا۔

جبکہ پریسٹرین ابھی صرف ایمان ہی رکھ رہے ہیں۔

ویسٹ منسٹر اعتراف کوئی چھوٹا سا عقیدہ جسے چھوٹے سے عقیدے والوں نے لکھا ہو یا کسی چیز کا منحرف ہیں اس کے برعکس یہ خدا کے متعلق حکمت کو پوری طرح جاننے کے لیے سب سے قریب ترین کوشش ہے ۔جیسے پالوس رسول نے ناکام ہو کر نہیں بتایا۔

ویسٹ منسٹر ماہرین الہایات بائبل مقدس کے اپنے وقت کے عظیم ترین علماء ہونے آج تک کوئی ثانی نہیں ہے پورے پانچ سال کے لیے انہوں نے انتھک محنت کی کہ بائبل مقدس کیا پڑھاتی ہے ان کا خلاصہ لکھ سکیں ۔اور وہ اس قدر کامیاب ہیں کہ بہت ساری کلیساؤں کی بنیاد انکا مسودہ ہے ۔ویسٹ منسٹر اعتراف کی حقیقی موجودگی ہمارے بہت سارے روحانی پیشواؤں کی قبولیت کو ظاہر کرتیں ہیں ۔اور تین طرح کی مان لی گئی باتیں اس گفتگو کو اختتام کردے گی پہلے ہمارے آباؤاجداد اس بات پر متفق تھے کہ ویسٹ منسٹر اعتراف والی بات یا کتاب تصدیق کرتی ہے ۔بائبل مقدس فرماتی ہے۔

کہ خدا نے ہمیں تحریری الہام دیا ہے اور یہ سچ ہے ۔جسے یسوع مسیح نے خود فرمایا تیرا کلام سچائی ہے یہ کوئی عہد یا افسانہ نہیں یہ کوئی تشبیہہ نہیں کہ سچ کو ظاہر کرے ورنہ انسان ہے یہ سچ کا متبادل نہیں بلکہ یہ لفظی اور حقیقی سچ ہے۔

دوئم ہمارے باپ دادا متفق تھے اور ہمارا اصلاح ایمان تقاضا کرتا ہے کہ یہ سچ جانا جاسکتا ہے ۔خدا نے ہمیں اپنی تشبیہہ ذہانت اور منطقی سوچوں کے ساتھ پیدا کیا ہے اُس نے آدمیوں کو ذہانت رکھنے والی الہام عطا کی ۔وہ ہم سے توقع کرتا ہے کہ ہم اُس سے پڑھیں اور اسکے معنی کو یاد کریں اور اس پر ایمان لائیں ۔خدا بالکل ہی کوئی دوسرا فرد نہیں یا نہ ہی منطق کوئی انسانی ایجاد ہے جو خدا کی ایسی باتوں توڑ مروڑ سکتی ہے اگر یہی سب کچھ تھا ۔تو نئے آرتھوڈاکس کے مطابق جھوٹ ،فریب ،سچ ثابت کردے گا۔

لیکن بائبل ہم سے توقع کرتی ہے کہ اصل مقصد کا مناسب مطلب سمجھیں۔

سوئم اصلاحات والے ایمان رکھتے تھے کہ خدا کے الہام کو درست طریقے سے شکل وصورت دی جاسکتی ہے۔وہ رومانیا لفاظ کے خلاف تھے۔انہوں نے پاکیزگی کو ایک پریشان دماغ کے برابر نہیں جانا وہ سچائی کو ہر ممکنہ طریقے سے واضح کرنا چاہتے تھے اور ہمیں بھی ایسا کرنا چاہیے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہمیں اپنی بائبل مقدس کے ورثے کو اس طرح کی ہیں۔کلیساء کی اس طرح کی رکاوٹوں کا حصہ بنا کر کم از کم ایمانی فقرے یا جملے پرلے آنا چاہیے جہاں امن کو قائم رکھنے کے لیے ہر طرح کے درمیانی الفاظ سے مدد لی جاتی ہے۔اور کیا ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ جب اصلاحات کرنے والوں نے مکمل بائبل مقدس کے پیغام کو اس کی مکمل کے ساتھ اور ممکنہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا خدا نے دنیا کو اتنی ہی عظیم روحانی بیداری بخشی رسولوں کے دلوں سے لے کر کیا ہمیں اس طرح نہیں حیران کر دینے والی برکت کو لینا چاہیے۔اگر ہم جذبے کے ساتھ ویسٹ منسٹر اعتراف کے تمام عقیدوں کی طرف پھیر جائیں۔

ایڈیٹر کے نام خط:

8 مئی 2007ء

پیارے ڈاکٹر روبن

آر۔سی۔سپرارول کا جواب

4 مئی 2007ء

پیارے جناب مجھے ابھی روبن کے متعلق اُن بیانات کو پڑھنا ہے جس میں اُسے میرے نظریہ معافی کو بہت کم سچ کیا ہے۔مہربانی کر کے میری کتاب صرف ایمان پڑھیں لوتھر کے احتجاج کے وقت بہت سارے خدائی رومن کیتھولک سربراہان یا لیڈر تھے۔جنہوں نے مسئلے کو دھیان سے پڑھا اور رومن کیتھولک چرچ کو چھوڑ دیا گھرتس سزرا کیانوئس کا شاگرد نہیں تھا۔ڈاکٹر گھرتسر یقین رکھتا تھا کہ تھامس

اکیانوئس سولہویں صدی میں زندہ تھا۔

وہ لوتھر کے ساتھ ضرور اتفاق کرئے گا روبن میری تین تہوں والے ایمان کو بچانے والے بات کی نفی کرتا ہے۔ جو میری تھیں بلکہ اصلاحات کرئے والوں کی ایجاد ہے۔ روبن کا طریقہ اصلاح اور گارڈن کلارک کے خیالات ایمانی اور فلسفے کے لحاظ سے اتفاق نہیں کرتے۔ روبن دلیل دیتا ہے کہ کوئی بھی دوسرا خیال بدعتی ہے اور میں روبن سے کسی اچھی بات نہ سن کر مایوس ہوا ہوں۔ میں آپ کی روبن کے آرٹیکل کی تعریف کرتا ہوں۔

آپ کے مضمون پر سر کھپانے اور پڑھنے کے بعد جس کا عنوان تھا۔ بچانے والے ایمان پر آر۔سی سپراؤل علم اور آپ کی کلیساء کے متعلق معلومات بھی انہوں نے بیچ میں جواب دیا۔ میں نے ایک مضمون بھیجنے کی کوشش کی جو قبول ہوگی۔ میں نے اس جواب کی جو مجھے ملا ایک کاپی آپکو بھیج رہا ہوں۔ جس کو آپ جانتے ہیں کہ ایمان سے نجات کا مضمون زیادہ اصلاحات کے وقت سے زیر بحث رہا ہے۔ خیالات کی کثرت کے باعث یہ کہنا درست ہوگا کہ یہاں دونوں سچائی اور غلطی بھی ہے اور ہر خیال میں موجود ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس الہامی تشریح کرنے والا نہیں ہیں۔ اوپر آسمان میں مقدسین کے ساتھ رہنا جلال ہوگا۔ اور نیچے اُن کے ساتھ رہنا، جسے ہم جانتے ہیں ایک اور کہانی ہے۔

آپ کا مخلص آر۔ڈی

ڈاکٹر روبن کا جواب:

23 مئی 2007ء

پیارے جناب!

مجھے جناب سپرون کے خط کی نقل بھیجنے کا شکریہ مجھے لگا ہے کہ خط اصل میں کیف میتھی سن نے لکھا ہے۔ جس نے بائبل مقدس پر تنقید کرتے ہوئے اس کے عقیدے پر کتاب شائع کی تھی۔ جس کا میں نے اپنے مضمون بچانے والے ایمان میں کہا تھا۔ لیگو گیر منسٹری

الہایات کو بدلنے والی اور فلسفیانہ غلطی کئی سال تک رہا ہے سپراؤل کہتا ہے کہ اُسے ابھی تک روبن کے میرے نظریہ بخش جو بہت کم سی ہے کے متعلق پڑھنا ہے۔اپنے مضمون میں نے اُسکے سارے مضمون کو لفظ بالفظ لکھا ہے۔وہ نہ تو مجھے الفاظ کے ہیر پھیر کا طعنہ دے سکتا ہے اور نہ ہی سیاق وسباق سے باہر ہونے کا۔

آپکا مخلص:

یہ الفاظ اُسکے ہیں وہ نہ درست کرتا اور نہ انہیں سیدھا کرتا ہے۔مزید میں نے یہ کہا کہ سپرول کے خیالات بالکل درست ہیں حالانکہ وہ کہتا ہے کہ میں نے خیالات کو بڑی دور جا کر مسخ کیا ہے۔اپنے خط میں سپرول کہتا ہے کہ بہت سارے سامراجی رومن کیتھولک سربراہوں نے غور سے سمجھا اور چرچ کو چھوڑ دیا لیکن اپنے مضمون میں اُس نے ایسی کوئی گفتگو نہیں کی۔نوٹ اس بات کا خیال رکھیں کہ رومن کیتھولک سربران اگر غدائی تھے تو وہ لوتھر کے احتجاج سے پہلے تھے اس کے برعکس سپرول کہتا ہے کہ رومن کیتھولک کے سرابان بہت کش مکش میں تھے۔دوسرے لفظوں میں رومن کیتھولک چرچ بڑے غصے سے جواب دیا اپنے مضمون میں سپرول کہتا ہے اس طرح کی کچھ بات نہیں کہتا کہ انہوں نے لوتھر سے اتفاق کیا۔اپنے خط میں وہ پوری سادگی سے اپنے مضمون میں لکھی گئی باتوں سے جو انکار کر دیتا ہے اور اُمید ہے کہ آپ نے ان باتوں پر غور نہیں کیا۔سپرول انکار کرتا ہے کہ گھر میں ٹرتھامس اکیانوس کا شاگرد نہیں تھا۔مئی 1994ء کے کیبل ناک میگزین میں جس کا وہ ایڈیٹر ہے لکھا کہ تھامس اکیانوس پروٹسٹینٹ قبیلے کا سب سے بڑا عالموں میں سے تھا۔گھرس ٹرز کی تھامس کے لیے کتنی عظیم تعریف اور حتیٰ کہ معافی یا بخشش کے مضمون پر اُس سے اتفاق کرنا تاریخ کو دوبارہ لکھنے کی کوشش ہے۔میں تجویز دیتا ہوں کہ آپ رابرٹ ایل ریمنڈ کا اسی مضمون پر وہ خط پڑھیں جو ہم نے مئی 2001 میں ٹرینٹی رپورٹ چھاپا تھا۔یہ ہماری ویب سائیڈ پر موجود ہے۔سپرون کہتا ہے کہ تین شہروں والا ایمان کا جائزہ اصلاحات کرنے والوں کا تھا۔

چنانچہ اُس نے خود مان لیا کہ یہ بائبل مقدس سے نہیں تھا۔اُسکے اپنے الفاظ یہ کہتے ہیں۔روبن نے کہا کہ تین تہوں سے بچانے

والا ایمان میری نہیں بلکہ اصلاحات کرنے والوں کی ایجاد ہیں اور میں نے کبھی نہیں کہا کہ یہ سپرول کی ایجاد ہے میں نے تو یہ کہا اور میں الزام لگایا کہ اُس نے ایک فارمولا طوطے کی طرح رٹ لیا جو اُس نے بائبل کے علاوہ کسی اور جگہ سے اُٹھایا ہے۔

ایمان کا لاطعینی جائزہ بائبل مقدس سے نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو ایک ایجاد ہے۔ یہ نہ تو واقع طور سے پڑھایا جا سکتا ہے اور نہ بائبل سے نکالا جا سکتا ہے یہ ایک افسانہ ہے۔

سپرول کہتا ہے گارڈن کلارک ایمان کے پہلوؤں اور اصولوں سے فلسفہ میں متفق نہیں تھا۔ وہ انکار کرتا ہے کہ کلارک نے ایمانکو مکمل طور پر بائبل مقدس پر مرکوز کر لیا تھا۔ بلکہ اُس نے ایمان کی تشریح کرتے ہوئے مختلف ذرائع سے مدد لی جس کی سپرول کو خاصے موقع ملے لیکن اُس نے کی نہیں۔ کلارک نے تفصیل سے بائبل مقدس کی دیلیل دی اگر تین تہوں والا لاطعینی جائزہ بائبل مقدس سے نہیں ہے اگر یہ غلط ہے اور اگر کوئی الٰہیات کا ماہر غلط انداز سے یا غلط خیال کو درستگی کے بعد مسلسل ذکر کرتا ہے جیسے سپرول کرتا ہے تو بے شک یہ بدعت ہے۔ لیکن میں نے آپ کو یہ خدا ایک اور وجہ سے بھی لکھا ہے جناب آپ کی آخری بات جس میں آپ نے کہا کہ ہر خیال میں سچائی اور غلطی تو ہوتی ہے اس کہنے میں آپ نے اپنے آپکو علم سے تعلق رکھنے والا فلسفہ دان ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو کہتا ہے کہ الٰہایات میں کوئی لکھی پڑی چیز نہیں ہوتی ہے بلکہ صرف سائے ہی سائے ہیں۔ بڑی محبت سے مجھے آپ پر شک ہوتا ہے یہ کہتا ہوں کہ آپ ذہنی طور پرست ہیں۔ اور سچائی اور غلطی میں فرق تلاش نہیں کرتے۔ اتنا آسانی سے یہ کہہ دینا کہ ہر خیال میں سچائی اور جھوٹ موجود ہیں آپ نے خیالات کی کثرت کو قبول کیا ہے یہ رویہ غیر ذہانت والے زمانے کی شکل یا اظہار ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ سچائی اور جھوٹ کی خود سے کوئی اہمیت نہیں اور اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ خدا کسی کو بھی جہنم نہیں۔ تھیالوجی میں غلطی کرنے میں نہیں بھیجے گا وہ اس کی مخلصانہ بات کو دیکھ رہا ہے۔ بدقسمتی سے مقدس پولوس غلاطیوں کے سریان کو سرزنس کرتا ہے جو خداوند یسوع کو پوری ایمانداری سے بخشش والے عقیدے پر ایمان رکھتے تھے۔ پرانے عہد نامے میں لوگوں کو الٰہیاتی غلطیوں پر خدا نے مار دیا۔ بائبل مقدس اس طرح کے ذہنی رویے کو کسی بھی صورت میں ہو رد کر دیتی ہے کتنی بار بائبل

مقدس نے حکم دیا ہے کہ دھوکا نہ کھاؤ۔ ہر طرح کی روح کو جانچو اور بائبل مقدس کے خلاف کہی گئی باتوں کو حتیٰ کہ فرشتوں نے بھی کہی ہوں تو چیک کروں۔ کچھ ایسے خیالات کو قبول کر لینا جس میں غلطیاں ہیں تو وہ غلطی قبول کرنے کے برابر ہے اور دوسروں کو بتانا بھی غلطی ہے اور جناب آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ سچائی پر ایمان رکھیں جھوٹ پر نہیں اور نہ دونوں کو علیحدہ علیحدہ کرنے کی کوشش کریں اور صرف سچ بولیں اور مجھے نظر نہیں آتا کہ آپ نے کسی ایسے حکم پر عمل کیا ہے۔ بالکل سیرول کہتا ہے کہ اُس نے خدا کی تابعداری نہیں کی جب اُس نے بائبل مقدس کے خلاف ایمان چیک کیا ہے چنانچہ آپ اُس کی مشہور جماعت نہیں شامل ہیں اور آپ کے خیالات بائبل مقدس سے نہیں اس لیے غلط نہیں۔ آپ کی مخلص

جان۔ ڈبلیو روبن

2009مسیحی عالمی مضمونوں کا مقابلہ:

خدا کے ہتھوڑے بائبل اور اُس کے تنقید کرنے والے کے عنوان سے اس سال کا مضمون کا موضوع ہے۔ یہ مضمون 17 سے 23 سال کے افراد کے لیے ہے۔ اس مقابلے کے متعلق معلومات ٹرینٹی فاؤنڈیشن کی ویب سائیڈ

www.trintyorgfoundation

پر موجود ہے۔ یہ کتاب تقریباً 10.95 امریکی ڈالر بمعہ ڈاک ہے لیکن جو لوگ مضمون کے مقابلےکے لیے آرڈر کریں گے انہیں خاص طور پر امریکہ کے اندر پانچ ڈالر کی رعایت ملے گی۔ لیکن بیرون امریکہ سے آرڈر بھیجنے والوں کو ڈاک کا خرچہ دینا ہوگا۔ ڈاک کا پتہ یہ ہوگا۔

ٹرینٹی فاؤنڈیشن، پوسٹ آفس باکس 68 ، یونی کوئی ٹین یئی 37692فون 423-473-0199 فیکس 423-473-0199

نوٹ: اگر آپ ویب سائیڈ سے آرڈر کر رہے ہیں تو رائے دینے والے باکس میں یہ لکھیں کہ یہ کتاب مضمون کے مقابلے کے لیے ہے۔